⑥

''حسینی و یزیدی'' تقسیم پر اھل السنۃ کا منہج وموقف

مفتیان وعلماء کرام ومشائخ عظام سوشل میڈیا پر اہلحدیث مکتبِ فکر میں ''حسینی و یزیدی'' تقسیم رونما ہورہی ہے اس کے متعلق سلف صالحین اور اہل السنہ کا منہج وموقف کیا ہے؟ راہ نمائی فرمائیں۔

الجواب بعون الوہاب وھو الموفق للصواب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَ الْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْأَنْبِیَاءِ وَ الْمُرْسَلِیْنَ أَمَّا بَعْدُ!

قرآن مجید میں مسلمانوں کو جہاں اتفاق واتحاد کا درس دیا گیا ہے وہاں ہر قسم کی گروہ بندی سے روکا گیا ہے، جیسا کہ ارشاد باری تعالی ہے:

﴿وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا﴾

''اور تم سب مل کر اللہ کی رسی کو پکڑ لو، اور تفرقہ میں نہ پڑو۔''[1]

چونکہ مسلک اہلحدیث کتاب وسنت کے حاملین کا مکتب فکر ہے۔جس کی طرف نسبت اختیار کرنے والے کو کبھی بھی غیر محتاط اور غیر ذمہ دار گفتگو زیب نہیں دیتی اور نہ ہی کسی ایسی رائے کو اختیار کرنا چاہیے جس سے امت کو کسی فتنے یا فکری تنزل کا سامنا کرنا پڑے ،اور اس مکتب فکر کے معتمد علیہ علماء کو سُبکی اٹھانی پڑے۔اس لیے سوشل میڈیا پر وائرل ہونے والی ''حسینی و یزیدی'' کی نئی تقسیم گروہ بندی کے مشابہ اور فرقہ

[1] سورۃ آل عمران آیت نمبر:103.

بندی کو مہمیز دینے کے مترادف ہے۔ جسے اکابر علماء اہل حدیث درج ذیل دلائل کی بنیاد پر بدعت، خلاف منہج اور قابل مذمت قرار دیتے ہیں۔

1 سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

"كُنَّا مع النبيِّ ﷺ في غَزَاةٍ، فَكَسَعَ رَجُلٌ مِنَ المُهَاجِرِينَ، رَجُلًا مِنَ الأنْصَارِ، فَقالَ الأنْصَارِيُّ: يا لَلأَنْصَارِ، وقالَ المُهَاجِرِيُّ: يا لَلْمُهَاجِرِينَ، فَقالَ رَسولُ اللهِ ﷺ: ما بَالُ دَعْوَى الجَاهِلِيَّةِ؟ قالوا: يا رَسولَ اللهِ، كَسَعَ رَجُلٌ مِنَ المُهَاجِرِينَ، رَجُلًا مِنَ الأنْصَارِ، فَقالَ: دَعُوهَا، فإنَّهَا مُنْتِنَةٌ"

''ہم ایک غزوے (غزوہ مریسیع) میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے، وہاں ایک مہاجر نے ایک انصاری کی سرین پر ضرب لگائی، انصاری نے کہا: اے انصار! (آؤ، مدد کرو) اور مہاجر نے کہا: اے مہاجرو! (آؤ، مدد کرو۔) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ کیا زمانہ جاہلیت کی طرح کی چیخ و پکار ہے؟'' انہوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! ایک مہاجر شخص نے ایک انصاری کی سرین پر مارا ہے، آپ نے فرمایا: ''(جب یہ اتنا چھوٹا سا معاملہ ہے تو جاہلی دور کی سی) اس (چیخ و پکار) کو چھوڑو۔ یہ ایک ناپسندیدہ اور بدبودار بات ہے۔''[1]

اس حدیث سے یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ گروہ بندی اس وقت زیادہ تشویش ناک اور قابل مذمت بن جاتی ہے جب اس سے باہمی تعصب اور نفرت جنم لے رہی ہو۔ اور کوئی نسبت لڑائی جھگڑے، باہمی نزاع اور نفرت کا باعث بن رہی ہو۔ بلکہ مہاجرین اور انصار کے لقب تو خود اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے لیے پسند فرمائے، یہ ایک تاریخی حقیقت پر مبنی القاب تھے، ان سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی قربانیاں نمایاں ہوتی تھیں، لیکن یہی نام جب اختلاف، گروہ بندی اور جھگڑے کے لیے استعمال ہوئے تو اس موقع پر رسول اللہ ﷺ نے اس انداز کو، جاہلیت کی چیخ و پکار اور اس آوازے کو بدبودار قرار دیا۔

بلکہ ایسی کیفیت میں بعض نسبتوں سے اجتناب کرنا پڑتا ہے جس سے ایمانی اقدار پر طعن و تشنیع کا خطرہ

[1] صحیح مسلم کتاب البر والصلة، باب نصر الأخ ظالماً أو مظلوماً حدیث نمبر: 2584.

ہو، اور مسلمانوں کا باہمی اتحاد، احترام اور محبت پارہ پارہ ہوتا نظر آئے۔

2 سیدنا ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أَرْبَعٌ فِي أُمَّتِي مِن أمْرِ الجاهِلِيَّةِ، لا يَتْرُكُونَهُنَّ: الفَخْرُ فِي الأحْسابِ، والطَّعْنُ في الأنْسابِ، والاسْتِسْقاءُ بالنُّجُومِ، والنِّياحَةُ»

''میری امت میں جاہلیت کے کاموں میں سے چار باتیں (موجود) ہیں وہ ان کو ترک نہیں کریں گے، باپ دادا (کے کارناموں) پر فخر کرنا، اور (دوسروں کے) نسب پر طعن کرنا، ستاروں کے ذریعے سے بارش مانگنا اور نوحہ کرنا۔ 1

اس حدیث کی روشنی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصبیت اور تعصب کو امور جاہلیت قرار دیا اور مسلمانوں کو عصبیت اور تعصب سے بچنے کی تلقین فرمادی۔ اور سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «ذَهَبَ أمْرُ الجاهلِيَّةِ» ''جاہلیت کے معاملات ختم ہو چکے ہیں۔'' 2

اور سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ تَحْتَ قَدَمَيَّ مَوْضُوعٌ، وَدِمَاءُ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعَةٌ» ''متوجہ رہو! جاہلیت کی ہر چیز میرے دونوں قدموں تلے روندی ہوئی ہیں، اور دور جاہلیت کے قتل بھی رائیگاں ہیں۔ 3

بلکہ سیدنا جندب بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «مَن قُتِلَ تَحْتَ رايَةٍ عِمِّيَّةٍ، يَدْعُو عَصَبِيَّةً، أوْ يَنْصُرُ عَصَبِيَّةً، فَقِتْلَةٌ جاهِلِيَّةٌ» ''جو شخص اندھے (قومی، نسلی، لسانی) تعصب کے کسی جھنڈے کے نیچے لڑا، عصبیت کی پکار لگاتے ہوئے، یا عصبیت (والوں) کی حمایت کرتے ہوئے تو (یہ) جاہلیت کی موت ہوگی۔'' 4

مذکورہ احادیث بڑی وضاحت سے اس بات کی نشاندہی کرتی ہیں کہ عصبیت اور تعصب پر مشتمل کوئی بھی پہلو جاہلیت کی باقیات میں سے ہے جو ختم ہو چکیں اور جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے پاؤں تلے روند چکے۔ عصبیت پر مبنی لڑائی، پکار اور حمایت یا اسکے نتیجے میں موت کو جاہلیت کی موت کہا جائے گا۔

1 صحیح مسلم، کتاب الجنائز، باب التشدید فی النیاحۃ، حدیث نمبر:934. 2 سنن ابی داؤد، کتاب الطلاق باب الولد للفراش، حدیث نمبر:2274. 3 صحيح مسلم، كتاب الحج، باب حجة النبي صلى الله عليه وسلم، حدیث نمبر:1218. 4 صحيح مسلم، كتاب الزكاة، باب إعطاء المؤلفة قلوبهم علي الإسلام.. حدیث نمبر:1850.

اس لیے امت اسلامیہ میں انتشار پیدا کرنے والی اور ایسے نتائج کی طرف لے جانے والی ہر قسم کی گروہ بندی ناجائز اور ناقابل قبول ہے۔

3 ارشاد باری تعالی ہے:

﴿يَآيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسَى أَنْ يَكُونُوا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِّنْ نِّسَاءٍ عَسَى أَنْ يَكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوا أَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ﴾

"مومنو! کوئی قوم کسی قوم سے تمسخر نہ کرے ممکن ہے کہ وہ لوگ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے (تمسخر کریں) ممکن ہے کہ وہ ان سے اچھی ہوں۔ اور اپنے آپ کو عیب نہ لگاؤ اور نہ ایک دوسرے کا برا نام رکھو۔ ایمان لانے کے بعد برا نام (رکھنا) گناہ ہے۔ اور جو توبہ نہ کریں وہ ظالم ہیں۔" [1]

اللہ تعالی نے اس آیت مبارکہ میں مومنوں کو کسی کا تمسخر اڑانے سے جہاں منع کیا ہے وہاں دوسروں کو برے القاب دینے سے بھی روکا ہے اور اسے فسوق (گناہ) بھی قرار دیا ہے۔ اس لحاظ سے بھی یہ تقسیم جائز نہیں کیونکہ یہ تقسیم جہاں بعض مسلمانوں کے ساتھ تمسخر کرنے اور طعنہ دینے سے عبارت ہے وہاں دیگر مسلمانوں پر خود سے کوئی زبردستی لقب چسپاں کرنے اور مسلط کرنے کے بھی مترادف ہے۔ جب کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کے لیے «يَا ابْنَ السَّوْدَاءِ» کے کلمات سے عار دلانے پر فرمایا: «إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ» "تم ایسے آدمی ہو کہ تم میں جاہلیت کی عادت موجود ہے۔" [2]

4 سرتاج رسل ﷺ مسلمانوں کو ہر اس رویے سے بچایا کرتے تھے جس سے مسلمانوں کے باہمی اتحاد و یگانگت پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہوں۔ اسی لیے اتحاد اور جماعت بندی کو اللہ کے رسول ﷺ نے رحمت قرار دیا اور افتراق کو عذاب قرار دیا جیسا کہ نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «اَلْجَمَاعَةُ رَحمَةٌ وَالْفُرقَةُ عَذَابٌ» "جماعت بندی رحمت ہے اور افتراق عذاب ہے۔" [3]

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ

[1] سورة الحجرات آیت نمبر: 11. [2] صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب إطعام المملوك مما يأكل وإلباسه مما يلبس، حدیث نمبر: 1661. [3] السلسلة الصحيحة حدیث نمبر: 1357.

أَن معاوية بن أبي سفيان سأله: أنت على ملة علي؟ فقال رضي الله عنه: "ولا على ملة عثمان، أنا على ملة محمد ﷺ.(أَنَا عَلَى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ)

ان سے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا آپ علوی ہیں؟ تو میں نے کہا: میں تو عثمانی بھی نہیں ہوں، میں تو محمدی ہوں۔ [1]

اس اثر سے یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے خلفائے راشدین کے نام پر بھی گروہ بندی کو پسند نہیں کیا۔ کیونکہ اگر بڑی بڑی شخصیات کے نام پر گروہ بندیاں شروع ہوجائیں تو امت منتشر ٹولیوں میں تقسیم ہو جائے گی۔ چنانچہ خلیفہ اول سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کہ جن کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے سوال کرنے والی عورت سے کہا تھا کہ «إِنْ لَمْ تَجِدِينِي فَأْتِي أَبَا بَكْرٍ» "اگر میں نہ ملوں تو ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آ جانا۔" [2] اور خلیفہ ثانی سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا «لَوكَانَ بَعْدِيْ نَبِيّ لَكَانَ عُمَرُ» "اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر ہوتا۔" [3] اور خلیفہ ثالث سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا «أَلَا أَسْتَحْيِيْ مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحْيِيْ مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ»

"کیا میں اس شخص سے حیا نہ کروں جس سے فرشتے حیا کرتے ہیں؟۔" [4]

اور خلیفہ رابع سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا «لَا يُحِبُّكَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُكَ إِلَّا مُنَافِقٌ»

"تم سے صرف مومن ہی محبت کرتا ہے اور منافق ہی بغض رکھتا ہے۔" [5]

اسے شیخ البانی رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے۔

اگر ان ہستیوں کے ناموں پر صدیقی، فاروقی، عثمانی اور علوی گروہ بندیاں جائز نہیں تو حسینی اور یزیدی کی تقسیم بالاولی جائز نہیں۔

[1] شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة: 105/1، الإحكام في أصول الأحكام: 174/6، الإبانة الكبرى: 355/1، سير أعلام النبلاء ط الرسالة: 342/3. [2] صحيح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ، باب قول النبی ﷺ لوكنت متخذا خليلاً. حديث نمبر: 3659. [3] السلسلة الصحيحة حديث نمبر: 327.
[4] صحيح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل عثمان بن عفان، حديث نمبر: 6362.
[5] جامع الترمذي، ابواب المناقب عن رسول الله ﷺ، باب قول الأنصار: 3736 وسنن ابن ماجه: 114 والسلسلة الصحيحة حديث نمبر: 1720.

اسی لیے شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے دور میں اسی طرح کی گروہی تقسیم کا ظہور ہوا جس پر وہ رقمطراز ہیں:

وَكَذَلِكَ التَّفْرِيقُ بَيْنَ الْأُمَّةِ وَامْتِحَانُهَا بِمَا لَمْ يَأْمُرِ اللهُ بِهِ وَلَا رَسُولُهُ: مِثْلَ أَنْ يُقَالَ لِلرَّجُلِ: أَنْتَ شكيلي، أَوْ قرفندي، فَإِنَّ هَذِهِ أَسْمَاءٌ بَاطِلَةٌ مَا أَنْزَلَ اللهُ بِهَا مِنْ سُلْطَانٍ وَلَيْسَ فِي كِتَابِ اللهِ وَلَا سُنَّةِ رَسُولِهِ ﷺ وَلَا فِي الْآثَارِ الْمَعْرُوفَةِ عَنْ سَلَفِ الْأَئِمَّةِ لَا شكيلي وَلَا قرفندي. وَالْوَاجِبُ عَلَى الْمُسْلِمِ إذَا سُئِلَ عَنْ ذَلِكَ أَنْ يَقُولَ: لَا أَنَا شكيلي وَلَا قرفندي؛ بَلْ أَنَا مُسْلِمٌ مُتَّبِعٌ لِكِتَابِ اللهِ وَسُنَّةِ رَسُولِهِ. وَقَدْ رُوِينَا عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ: أَنَّهُ سَأَلَ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا فَقَالَ: أَنْتَ عَلَى مِلَّةِ عَلِيٍّ أَوْ مِلَّةِ عُثْمَانَ؟ فَقَالَ: لَسْتُ عَلَى مِلَّةِ عَلِيٍّ وَلَا عَلَى مِلَّةِ عُثْمَانَ بَلْ أَنَا عَلَى مِلَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَلِكَ كَانَ كُلٌّ مِنَ السَّلَفِ يَقُولُونَ: كُلُّ هَذِهِ الْأَهْوَاءِ فِي النَّارِ. وَيَقُولُ أَحَدُهُمْ: مَا أُبَالِي أَيُّ النِّعْمَتَيْنِ أَعْظَمُ؟ عَلَى أَنْ هَدَانِي اللهُ لِلْإِسْلَامِ أَوْ أَنْ جَنَّبَنِي هَذِهِ الْأَهْوَاءَ، وَاللهُ تَعَالَى قَدْ سَمَّانَا فِي الْقُرْآنِ: الْمُسْلِمِينَ الْمُؤْمِنِينَ عِبَادَ اللهِ فَلَا نَعْدِلُ عَنْ الْأَسْمَاءِ الَّتِي سَمَّانَا اللهُ بِهَا إلَى أَسْمَاءٍ أَحْدَثَهَا قَوْمٌ - وَسَمَّوْهَا هُمْ وَآبَاؤُهُمْ - مَا أَنْزَلَ اللهُ بِهَا مِنْ سُلْطَانٍ............

’’اسی طرح امت کو تقسیم در تقسیم کرتے ہوئے امت کو ایسی آزمائش میں نہیں ڈالنا چاہیے جس کا اللہ تعالی نے یا اللہ کے رسول ﷺ نے حکم نہیں دیا، مثلاً: کسی آدمی کے بارے میں کہا جائے: تم شکیلی ہو یا قرفندی ہو یہ نام باطل ہیں، اللہ تعالی نے ان کے بارے میں کوئی دلیل نازل نہیں فرمائی۔ بلکہ کتاب اللہ، سنت رسول اللہ ﷺ یا سلف امت میں کہیں بھی شکیلی یا قرفندی کا تذکرہ نہیں ملتا۔ چنانچہ اس قسم کے سوالات پر مسلمان کی ذمہ داری یہ بنتی ہے کہ وہ کہے: میں نہ تو شکیلی ہوں اور نہ ہی قرفندی ہوں، بلکہ میں تو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ پر کاربند مسلمان ہوں۔ کیونکہ ہمیں بیان کیا گیا کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک بار عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا: آپ علوی ہو یا عثمانی؟ تو سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: نہ تو میں علوی ہوں اور نہ ہی عثمانی ہوں، بلکہ میں تو محمدی

ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ تمام سلف صالحین یہ کہا کرتے تھے کہ: یہ سب باتیں ہوس پرستی پر مبنی جہنم میں لے جانے والی باتیں ہیں، بلکہ سلف سے یہ بھی منقول ہے کہ کسی نے کہا: ''مجھے اس بات میں کوئی پروا نہیں کہ میں کس نعمت کو بڑا کہوں؟ کہ اللہ تعالی نے مجھے اسلام کی نعمت سے نوازا ہے یا مجھے ان ہوس پرست باتوں سے بچا لیا ہے۔'' دوسری جانب اللہ تعالی نے قرآن مجید میں ہمارا نام تو مسلمان، مومن اور عباد اللہ رکھا ہے، لہٰذا ہم اللہ تعالیٰ کے رکھے ہوئے ناموں میں سے لوگوں کے بلا دلیل پیدا کردہ کسی اور نام کی جانب جھکاؤ نہیں رکھیں گے؛ کیونکہ اللہ تعالی نے ان کی کوئی سند نازل نہیں فرمائی'' ......

ثم قال: فَكَيْفَ يَجُوزُ مَعَ هَذَا لِأُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَفْتَرِقَ وَتَخْتَلِفَ حَتَّى يُوَالِيَ الرَّجُلُ طَائِفَةً وَيُعَادِيَ طَائِفَةً أُخْرَى بِالظَّنِّ وَالْهَوَى؛ بِلَا بُرْهَانٍ مِنَ اللهِ تَعَالَى. وَقَدْ بَرَّأَ اللهُ نَبِيَّهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ كَانَ هَكَذَا. فَهَذَا فِعْلُ أَهْلِ الْبِدَعِ؛ كَالْخَوَارِجِ الَّذِينَ فَارَقُوا جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَاسْتَحَلُّوا دِمَاءَ مَنْ خَالَفَهُمْ. وَأَمَّا أَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ فَهُمْ مُعْتَصِمُونَ بِحَبْلِ اللهِ وَأَقَلُّ مَا فِي ذَلِكَ أَنْ يُفَضِّلَ الرَّجُلُ مَنْ يُوَافِقُهُ عَلَى هَوَاهُ وَإِنْ كَانَ غَيْرُهُ أَتْقَى لِلَّهِ مِنْهُ.

اس کے بعد مزید لکھتے ہیں: ''اس سب کے باوجود امت محمدیہ کے لیے یہ کیسے روا ہوسکتا ہے کہ گروہوں میں تقسیم ہو جائے اور اختلافات میں پڑ جائے پھر معاملہ یہاں تک پہنچ جائے کہ صرف ہوس پرستی، ظن اور منزل من اللہ دلیل کے بغیر کوئی اپنے من چاہے گروہ سے تعلق بنائے اور دوسروں سے دشمنی رکھے، حالانکہ اللہ تعالی نے تو اپنے نبی ﷺ کو ایسی تمام سرگرمیوں سے منزہ قرار دیا ہے۔ یہ تو ملت اسلامیہ کو چھوڑنے والے اور اپنے مخالفین کے خون کے پیاسوں یعنی خارجیوں جیسے بدعتی لوگوں کا شیوہ ہے۔ جبکہ اہل سنت والجماعت تو حبل اللہ کو مضبوطی سے تھامے رہتے ہیں۔ اور اس روش کی ادنی صورت یہ ہے کہ انسان اپنے ہم نظریہ افراد کو دوسروں سے افضل سمجھے «وإن كان غيره أتقى لله منه» اگرچہ وہ اس سے بڑھ کر متقی کیوں نہ ہوں۔'' [1]

[1] مجموع الفتاوى: 3/415-420 مختصرا.

5 سیدنا یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ!

«حُسَيْنٌ مِنِّي وَأَنَا مِنْ حُسَيْنٍ، أَحَبَّ اللهُ مَنْ أَحَبَّ حُسَيْنًا»

''حسین مجھ سے ہیں اور میں حسین سے ہوں اللہ اس شخص سے محبت کرتا ہے جو حسین سے محبت کرتا ہے۔''[1]

اسے شیخ البانی رحمہ اللہ نے حسن کہا ہے۔

یہ حدیث بڑے واشگاف الفاظ میں ایک مسلمان کو جہاں یہ پیغام دیتی ہے کہ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ محبوب رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور جو اس ہستی کو اپنا محبوب بنائے گا اللہ اسے اپنا محبوب بنائے گا۔وہاں سیدنا حسین رضی اللہ عنہ سے محبت والفت کی ترغیب بھی دیتی ہے۔اس لیے ایک مسلمان کے ایمان کا تقاضا یہ ہے کہ ان سے دل وجان سے محبت کرے ،کیونکہ وہ نواسہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ، جنت کے نوجوانوں کے سردار، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خوشبودار پھول اور مظلوم شہید ہیں۔

بعض کرم فرماؤں نے اس حدیث سے سطحی اور غیر علمی استدلال کرتے ہوئے من پسند حسینی نسبت کو جہاں اپنے لیے کشید کیا وہاں حدیث کی تحریف معنوی کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی حسینی قرار دیا ہے۔ جبکہ نہ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ نے اپنی زندگی میں اس طرح کا کوئی گروہ بنایا اور نہ ہی صحابہ کرام، تابعین عظام، محدثین اور سلف صالحین میں سے کسی نے اپنے آپ کو حسینی کہلایا، بلکہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے متعلق ایک محبت کا انداز ہے جسے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی اختیار کیا اور فرمایا: «عَلِيٌّ مِنِّيْ وَأَنَا مِنْهُ» ''علی رضی اللہ عنہ مجھ سے ہے اور میں علی رضی اللہ عنہ سے ہوں۔''[2]

اسے شیخ البانی رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے۔

یہی انداز اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا جلیبیب رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی اختیار کیا اور فرمایا: «هَذَا مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ» ''جلیبیب رضی اللہ عنہ مجھ سے ہے اور میں جلیبیب رضی اللہ عنہ سے ہوں''[3] اور یہ اسلوب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

[1] جامع ترمذی،ابواب المناقب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ، باب مناقب جعفر ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ حدیث نمبر: 3775 و صحيح الجامع حديث نمبر : 3146. [2] سنن ابن ماجه،كتاب السنة،باب فضل علي بن ابي طالب حديث نمبر:119. [3] صحيح مسلم،كتاب فضائل الصحابة رضى الله عنهم ،باب من فضائل جليبيب رضى الله عنه حديث نمبر :2472.

نے اشعری قبیلے کے بارے میں بھی فرمایا: «فَهُمْ مِنِّيْ وَأَنَا مِنْهُمْ» ''وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں''[1] اور یہ انداز رسول اللہ ﷺ نے ظالم حکمرانوں کی مدد نہ کرنے والے اور ان کی جھوٹی باتوں کی تصدیق نہ کرنے والے کے متعلق فرمایا: «فَهُوَ مِنِّيْ وَأَنَا مِنْهُ» ''میں اس سے ہوں اور وہ مجھ سے ہے۔''[2]
اسے شیخ البانی رحمہ اللہ نے صحیح کہا ہے۔

کیا ان احادیث مبارکہ کی بنیاد پر کسی نے بھی جلیبیبی اور اشعری نسبت کو قائم کیا اور گروہ بندی کی؟۔اس لیے یہ بات بخوبی جان لینی چاہیے کہ یہ حسینی اور یزیدی کی تقسیم اور گروہ بندی ان متاخرین روافض کی ایجاد ہے جو قرآن مجید میں تحریف کے قائل ہیں اور عقیدہ رسالت کو ثانوی حیثیت دینے والے، ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کو سب وشتم کرنے والے اور امہات المؤمنین اور دیگر صحابہ کرام کی تکفیر کرنے والے ہیں۔اس لیے ایک مسلمان کو سیدنا حسین رضی اللہ عنہ سے محبت کا اظہار کرنے کا یہ طریقہ اختیار نہیں کرنا چاہیے کہ ان کے نام پر ایک گروہ بنایا جائے اور اس کی طرف نسبت کی جائے۔

بلکہ جس طرح رسول اللہ ﷺ نے سیدنا حسن رضی اللہ عنہ کے بارے میں خوشخبری دی تھی کہ «اِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ، وَلَعَلَّ اللهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ» ''میرا یہ بیٹا سردار ہے، اور اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ اس کے ذریعے مسلمانوں کی دو جماعتوں میں صلح کروائے گا۔''[3]

جس کی روشنی میں امت اسلامیہ ان کے صلح پسندانہ کردار کو تحسین کی نگاہ سے دیکھتی ہے اور ان کی عظمت اور سرداری کو مانتے اور الاپتے ہیں اور ان کے نام پر (حَسَنی) گروہ قائم کرنے اور اس کی طرف نسبت کرنے کو محبت کا پیمانہ قرار نہیں دیتے۔ اسی طرح سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب بیان کرتے ہیں اور ان کے عقیدہ ومنہج، استقامت، للّٰہیت اور اعلیٰ اخلاق کو اختیار کرتے ہیں۔اور ان کے نام پر (حُسَیْنی) گروہ قائم کرنے اور اس کی طرف نسبت کرنے کو محبت کا معیار قرار نہیں دیتے۔

اس ضمن میں مزید تین باتیں واضح رہنی چاہئیں کہ صرف ''حسینی'' نسبت اختیار نہ کرنے پر دیگر مسلمانوں کو ''یزیدی'' ہونے کا طعنہ دینا اسی طرح شرعاً واخلاقاً جائز نہیں۔جس طرح جو اپنے آپ کو صدیقی نہ کہے وہ

[1] صحیح البخاری، کتاب الشرکة، باب الشرکة فی الطعام والنھد والعروض، حدیث نمبر:2486.
[2] جامع الترمذی، ابواب الفتن عن رسول اللہ، باب التحذیر عن موافقة أمراء السوء:2259. [3] صحیح بخاری، کتاب الفتن، باب قول النبی ﷺ للحسن بن علی انّ ابنی ھذا لسید، حدیث نمبر:7109.

جھوٹی نبوت کا داعی اور مانع زکوۃ اور مرتد ہے اور جو اپنے آپ کو فاروقی نہ کہے تو اسے مجوسی اور فیروزی ہونے کا طعنہ دینا اور جو اپنے آپ کو عثمانی نہ کہے اسے خارجی اور بلوائی ہونے کا طعنہ اور جو اپنے آپ کو علوی نہ کہلوائے اسے خارجی اور اموی کا طعنہ دینا، اور جو حسنی نسبت اختیار نہ کرے اسے حربی اور فسادی کہنا شرعا واخلاقاً جائز نہیں۔

6 بعض لوگ ان کی شہادت کو بنیاد بنا کر گروہ بندی جائز قرار دیتے ہیں کیا سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ، سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کوئی معمولی تھی۔اور کیا کسی صحابی نے حمزاوی، فاروقی، عثانی اور علوی گروہ بندیاں قائم کی۔جس طرح یہ گروہ بندیاں سلف نے پسند نہیں کیں اس طرح یہ حسینی اور یزیدی کی تقسیم بھی غیر پسندیدہ ہے۔

7 بعض لوگوں کا یہ تصور کہ "حسینی" نسبت اپنانے سے روافض کو قریب کرکے دین کی زیادہ مؤثر طریقے سے دعوت دی جا سکتی ہے، یہ طرز فکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے بالکل منافی ہے۔کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود ونصاری کو قریب کرنے کے لیے خود کو ان کی طرف منسوب کرتے ہوئے موسوی یا عیسوی نہیں کہلوایا،حالانکہ سیدنا موسی علیہ السلام اور سیدنا عیسی علیہ السلام جلیل القدر پیغمبر ہیں اور تمام مسلمان ان سے محبت کرتے ہیں بلکہ یہودیوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا: «فَأنَا أحَقُّ بِمُوسَى مِنكُمْ» میں سیدنا موسی علیہ السلام کے ساتھ محبت میں تم سے زیادہ حق رکھتا ہوں۔ [1] اور فرمایا: «نَحْنُ أَوْلَى بِمُوسَى مِنْكُمْ» ہمارا تعلق سیدنا موسی علیہ السلام کے ساتھ تم سے بڑھ کر ہے۔ [2] تو ہمیں روافض کو یہ پیغام دینا چاہیے «نَحْنُ أَوْلَى بِالحُسَيْنِ مِنْكُمْ» "ہم تم سے زیادہ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے قریب ہیں۔" اور تم سے زیادہ محبت کرتے ہیں۔اور ان کے منہج کو اختیار کرتے ہوئے جس طرح ان کی محبت سیدنا ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ تھی ہماری بھی محبت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملت کی ہر قسم کی فکری کج روی کو دور کرنے کے لیے تشریف لائے۔جیسا کہ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے تورات میں موجود آپ کی صفات کے تذکرے میں بیان کیا: «ولَنْ يَقْبِضَهُ اللهُ حتَّى يُقِيمَ به المِلَّةَ العَوْجَاءَ» "اللہ تعالیٰ اس وقت تک ان کی روح قبض نہیں کرے گا جب تک ٹیڑھی قوم کو ان سے سیدھا نہ کرالے۔" [3]

[1] صحیح بخاری،کتاب الصوم،باب صیام یوم عاشوراء،حدیث نمبر: 2004. [2] صحیح مسلم،کتاب الصیام،باب صوم یوم عاشوراء،حدیث نمبر: 1130. [3] صحيح البخاري، كتاب البيوع،باب كراهية السخب في السوق حديث نمبر:2125.

اور یہ تنبیہ کر کے گئے ہیں کہ میری امت کے 73 گروہ ہوں گے ان میں سے صرف ایک گروہ جنت میں جائے گا باقی جہنم میں جائیں گے۔جیسا کہ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: «وَ تَفْتَرِقُ أُمّتِي عَلَىٰ ثَلَاث وَّ سَبْعِينَ مِلَّةً كلهم فِي النّارِ إلّا مِلَّةً وَّاحِدَةً مَا أنَا عَلَيهِ وَ أَصْحَابِي» "اور میری امت 73 فرقوں میں بٹ جائے گی ایک کے علاوہ سب جہنم میں جائیں گے۔ جس پر میں اور میرے صحابہ ہوں گے۔"[1]

مذکورہ دلائل کی روشنی میں ہم تمام مسلمانوں کو یہ نصیحت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرتے ہوئے ہر قسم کی گروہی تقسیم سے دور رہیں اور سلف صالحین کے منہج کو اختیار کریں اور ہر اس نسبت سے گریز کریں جو باہمی انتشار کا باعث بنے۔اللہ تعالیٰ ہمیں صراط مستقیم پر گامزن رکھے اور فتنوں سے محفوظ فرمائے۔آمین!

والله تعالى أعلم وإسناد العلم إليه أسلم وصلي الله علي نبينا محمّد وعلي آله وصحبه أجمعين

مفتیانِ عظام وعلماء کرام

#	مفتیان کرام	دستخط	#	مفتیان کرام	دستخط
1	حافظ محمد شریف حفظہ اللہ (فیصل آباد)		2	عبدالعزیز نورستانی حفظہ اللہ (پشاور)	
3	مفتی بلال عبدالکریم حفظہ اللہ (گلگت)		4	ثناء اللہ زاہدی حفظہ اللہ (صادق آباد)	
5	غلام مصطفیٰ ظہیر حفظہ اللہ (سرگودھا)		6	عبدالغفار اعوان حفظہ اللہ (اوکاڑہ)	
7	مفتی مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ (لاہور)		8	مفتی محمد انس مدنی حفظہ اللہ (کراچی)	
9	واصل واسطی حفظہ اللہ (کوئٹہ)		10	ڈاکٹر کندی حفظہ اللہ (کشمیر)	

مشرف عام
حافظ مسعود عالم حفظہ اللہ

نائب رئیس
مفتی ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ

رئیس
مفتی حافظ عبدالستار الحماد حفظہ اللہ

[1] صحیح الجامع، حدیث نمبر:5343.